آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ

ایس ایس سی II مئی 2013 اِسلامیات پر نکات

از طرف مرکزِ ای مارکنگ

جماعت دہم (اسلامیات)

مرکزِ ای مارکنگ اسلامیات 2013 پر تاثرات

تعارف:

یہ دستاویز (SSC-I I) اسلامیات کے اساتذہ اور طلبہ کے لیے مرتّب کی گئی ہے۔ اِس جماعت دہم کے اسلامیات کے پرچے میں طلبہ کے دیے ہوئے جوابات سے متعلق تاثرات پر ایک رپورٹ ہے جو طلبہ کے جوابات کی خوبیوں اور کمزوریوں کو اُجاگر کرتی ہے اور ان کے معیار کی نشاندہی کرتی ہے۔

اساتذہ اور طلبہ کو اس بات سے واقف ہونا چاہیے کہ ممتحن تعلیمی نصاب کے حوالے سے سوال اس طریقے سے پوچھ سکتا ہے جس میں امیدوار کو نصابی تعلیم کے دوران تشکیل پانے والی معلومات، فہم اور مہارتوں کو ملا کر جواب دینا ہو۔ امیدوار کو اس بات کی آگہی ہونی چاہیے کہ سوال پر دیے گئے نمبر اور جواب کے لیے دی گئی جگہ، جواب مطلوبہ ضخامت کی نشاندہی کرتے ہیں۔ ایک طویل جواب زیادہ نمبروں میں اضافے کا باعث نہیں ہو سکتا ہے۔ دی گئی جگہ سے تجاوز کر کے جواب لکھنے سے امیدوار کے دوسرے سوالات حل کرنے کے لیے مطلوبہ وقت میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔

امیدواروں کو بورڈ کے کلماتِ امریہ (command words) سے واقفیت ہونی چاہیے جن میں وہ اصطلاحات شامل ہیں جو عام طور پر امتحانی سوالات میں استعمال ہوتے ہیں۔ تاہم، امیدواروں کو باخبر ہونا چاہیے کہ یہ لازمی نہیں کہ امتحان کا ہر سوال فرہنگ میں دیے گئے کلماتِ امریہ سے شروع ہو یا یہ ہر سوال میں شامل ہو۔ مثلاً سوالات "کیوں"، "کیسے" یا "کس حد تک" جیسے الفاظ استعمال کر کے بھی پوچھے جا سکتے ہیں۔

سوال نمبر 1 (الف) يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ــــــــ (سورۂ احزاب آیت 9-11)

ان آیات کے سیاق میں (غزوۂ احزاب میں) اللہ تعالیٰ نے کس طرح مومنوں کی مدد کی؟ **تین نکات میں تحریر کیجیے۔**

بہترین جوابات: اس سوال کے بہترین جوابات سے ظاہر ہوا کہ طلبا نے سورۂ احزاب کو بڑی حد تک سمجھ کر پڑھا ہے اور سوال کی مطابقت سے صحیح جوابات تحریر کیے ہیں۔

متوسط جوابات: ایسے جوابات میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی مدد کے کئی طریقے بتائے گئے جو کہ درست تھے۔ تاہم جوابات کا معیار بہترین جوابات کے مقابلے میں کم تھا۔

کمزور جوابات: ایسے جوابات بھی سامنے آئے جن سے یہ اندازا ہوا کہ طلبا نے سورہ کے اس حصے کو بالکل نہیں سمجھا اور اپنا جواب صحیح تحریر نہیں کر سکے۔

سوال نمبر1 (ب) يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ۔۔۔۔۔۔۔(سورۂ ممتحنّہ آیت 13)

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں مومنوں کو کچھ لوگوں سے دوستی کرنے سے کیوں منع فرمایا ہے؟ **تین نکات تحریر کیجیے۔**

بہترین جوابات: سورۂ احزاب کی اس آیت کے مطابق بہترین جوابات بھی سامنے آئے جس سے اندازا کیا جا سکتا ہے کہ طلبا نے اس سورہ کے مفاہیم کو کافی گہرائی سے سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ مثلاً مومنوں کو جن لوگوں سے دوستی کرنے سے منع فرمایا گیا ہے اس کی وجوہات کچھ اس طرح بیان کی ہیں۔

کیونکہ وہ آخرت کو جھٹلانے والے لوگ ہیں۔ ان کے خیال میں مردے دوبارہ زندہ نہیں ہوں گے۔ دنیا میں کیے ہوئے اعمال کا کوئی حساب کتاب نہیں ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں پر اپنا غضب نازل کیا اور ہم سورۂ فاتحہ میں دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں کی راہ سے دور رکھے جن پر اس نے غضب نازل کیا۔

متوسط جوابات :ایسے جوابات تھے جن سے تکمیل کا احساس نہیں ہوتا۔ طلبہ ان وجوہات کو کاملاً اور تسلّی بخش طور پر بیان نہیں کر پائے۔

کمزور جوابات : ایسے جوابات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ طلبہ اس آیت کے مفاہیم کو صحیح انداز میں نہ سمجھ سکے لہٰذا جواب صحیح طور پر نہ لکھ سکے۔

سوال نمبر2 (الف) قرآنِ مجید کی تعلیمات کو سمجھنے کے لیے حدیث کے مطالعے کی ضرورت ہے اس سلسلے میں اس کی اہمیت **تین** نکات میں واضح کیجیے۔

بہترین جوابات: طلبا نے سوال کو سمجھا اور اپنے اپنے انداز سے حدیث کی تعریف کی اور اس کے مطالعے کی ضرورت تفصیلاً تحریر کی گئی ۔ اچھے جوابات سامنے آئے۔ قرآنِ مجید کی تعلیمات کو سمجھنے کے لیے حدیث کے مطالعے کی ضرورت پر زور دیا۔

احادیثِ نبویہ شریعت کے بنیادی ماخذ اور قرآن مجید کی تفسیر و تشریح کی حیثیت رکھتی ہیں۔ حدیث کے بغیر قرآن مجید اور احکامِ الٰہیہ کے تفصیلی علم تک رسائی مشکل ہے۔ اس لیے حدیث پر عمل واجب ہے۔ حدیث، شریعت کا دوسرا ماخذ ہے اور قرآنِ مجید کی عملی تفسیر ہے۔ رسولِ اکرم صلیّ اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے آیاتِ الٰہیہ کی موقع و محل کے مطابق تشریح کی ہے۔ لوگوں کو ان کی ذہنی و علمی سطح کے مطابق قرآن مجید کے اسرار و رموز سے آگاہ کرنے کے لیے حدیث کی ضرورت ہوتی ہے۔

متوسط جوابات: طلبہ نے سوال کو سمجھا اور اپنے اپنے انداز سے حدیث کی تعریف کی اور قرآنِ مجید کی تعلیمات کو سمجھنے کے لیے اس کے مطالعے کی ضرورت پر چند نکات تحریر کیے مگر جوابات تشنہ طلب تھے۔ اچھے جوابات لکھنے کی کوشش کی گئی لیکن مکمل طور پر جوابات تحریر نہ کر سکے۔

کمزور جوابات: ایسے جوابات دیے گئے جو کہ سوال سے متعلق نہ تھے۔

سوال نمبر2(ب)

حدیث : مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَقَضٰى مَنَاسِكَهُ وَ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِّسَانِهِ وَ يَدِهِ غُفِرَا لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

(حدیث نمبر17)

سوال نمبر2 (ب) ۔آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہِ وسلّم کے فرمان کے مطابق حاجیوں کو گناہوں کی معافی پانے کے لیے کون سے عملی اقدامات اُٹھانے چاہییں؟کوئی **تین** مثالیں دیجیے۔

بہترین جوابات: میں اکثر طلبہ نے سوال کو بخوبی سمجھ کر جوابات تحریر کیے۔حدیث لکھنے کی وجہ سے سوال سمجھنے میں طلبہ کو آسانی ہوئی اور اچھے جوابات تحریر کئے اور طلبہ نے اپنی ذاتی معلومات کو موضوع بنایالہذا زیادہ تر طلبہ پورے نمبر حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔

متوسط جوابات اس میں نہیں نظر آئے یاتو بہترین جوابات تھے یا پھر نہایت ہی کمزور کچھ امیدواروں نے اچھے جوابات لکھے مگر کچھ نے حاجیوں کے گناہوں کی معافی کے لیے کیے جانے والے اقدامات تحریر کیے۔

کمزور جوابات: طلبہ نے عام دنوں کی طرح لوگوں سے بات چیت کرنے ان کی عزت کا خیال رکھنے اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کے بارے میں تحریر کیا لیکن جو سوال کیا گیا تھا کہ دورانِ حج مسلمانوں (حاجیوں) کو ایسے کون سے عمل کرنے چاہئیں کہ جس سے ان کی گناہوں کی معافی ہو سکتی ہے مکمل اور صحیح طور پر نہ لکھ سکے۔

سوال نمبر3 ۔اِسلامی معاشرے میں عائلی زندگی کی اہمیت **چار** نکات میں بیان کیجیے۔

بہترین جوابات : طلبہ کے وہ جوابات تھے جن میں عائلی زندگی کا مفہوم واضح طور پر لکھا گیا اور اس کی اہمیت قرآن مجید کی آیت کا حوالہ دیتے ہوئے تحریر کی گئی۔

متوسط جوابات : ان میں عائلی زندگی کا مفہوم بتایا گیا اور اس کی اہمیت بھی تحریر کی گئی لیکن بہت مختصر اور نامکمل جوابات کی صورت میں جو کسی حد تک درست تھے۔

کمزور جوابات: عائلی زندگی کا مفہوم اور اس کی اہمیت واضح طور پر تحریر نہیں کر سکے۔

سوال نمبر4۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں طہارت اور پاکیزگی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اس کے بنیادی اصول **دو** نکات میں بیان کیجیے۔

بہترین جوابات: طلبہ نے سوال کو سمجھ کر جواب تحریر کیا اسلام میں طہارت و پاکیزگی کی اہمیت اور اس کی ضرورت پر بھی روشنی ڈالی اور بہترین انداز میں سوال کا مکمل جواب تحریر کیا۔

متوسط جوابات میں طلبہ نے طہارت وپاکیزگی کے معنی ومفہوم تحریر کیا لیکن اس کی اہمیت اور ضرورت پر واضح طور پر نہیں لکھا۔

کمزور جوابات : طلبہ طہارت وپاکیزگی کے معنی واضح طور پر نہ لکھ سکے ۔

سوال نمبر 5۔ابو القاسم الزاہروی کا تعارف بیان کرتے ہوئے ان کی کسی دو علمی خدمات کا تذکرہ کیجیے۔

بہترین جوابات: ابو القاسم الزہروی کی خدمات بہترین طریقے سے بیان کی گئیں۔جس سے یہ ظاہر ہوا کہ طلبہ نے ان کے بارے میں کچھ نہ کچھ ضرور پڑھا اور سمجھا ہے۔مثلاً لکھا گیا۔

ان کا پورا نام " ابو القاسم خلف بن عباس الزہراوی " ہے وہ طبیب، جراح اور مصنف تھے، وہ عرب کے ایک عظیم جراح اور طبیب مانے جاتے ہیں ان کا زمانہ اندلس میں چوتھی صدی ہجری (دسویں صدی عیسوی) ہے، ان کی زندگی جلیل القدر کارناموں سے بھرپور ہے جس کے نتیجے میں قیمتی آثار چھوڑے، وہ عبد الرحمٰن سوم الناصر کے طبیب خاص تھے۔

الزاہروی صرف ماہر جراح ہی نہیں تھے بلکہ تجربہ کار طبیب بھی تھے، ان کی کتاب میں آنکھوں کے امراض، کان، حلق، دانت، مسوڑھے، زبان، جبڑہ اور ہڈیوں کے ٹوٹنے پر تفصیلی ابواب موجود ہیں۔

الزاہروی نے ناسور کے علاج کے لیے ایک آلہ دریافت کیا اور بہت سارے امراض کا علاج کیا، الزاہروی وہ پہلے طبیب تھے جنھوں نے " ہیمو فیلیا" نہ صرف دریافت کیا بلکہ اس کی تفصیل بھی لکھی۔

الزاہروی کا یورپ میں بڑا عظیم اثر رہا، ان کی کتب کا یورپ کی بہت ساری زبانوں میں ترجمہ کیا گیا اور وہ یورپ کی طبی یونیورسٹیوں میں پڑھائی جاتی رہی ہیں، یورپ کے جرّاحوں نے ان سے خوب استفادہ کیا۔ان کی کتاب" الزاہروی " پندرھویں صدی کے شروع سے لے کر اٹھارویں صدی عیسوی کے اواخر تک یورپ کے اطباء کا واحد ریفرنس رہی۔

لیکن ایسے جوابات بہت کم نظر آئے۔

متوسط جوابات ۔ابو القاسم الزاہروی کی علمی خدمات بیان کی گئیں لیکن بہت کم یعنی ایک نکتہ یا دو نکات لکھے گئے۔

کمزور جوابات : یہ ظاہر ہوا کہ طلبہ کو ابو القاسم الزاہروی کے بارے میں کچھ معلوم ہی نہیں تھا اور یہ سوال ان کے لیے مشکل سوال تھا۔

سوال نمبر 6 ۔ (الف) قرآن مجید کس طرح انسانی زندگی کے ہر پہلو کے متعلق رہنمائی کرتا ہے؟ چار نکات میں بحث کیجیے اور دو مثالیں بھی پیش کیجیے۔

بہترین جوابات : ایسے جوابات تھے جن میں سوال کی نوعیت کو سمجھ کر جوابات لکھے گئے۔جس سے یہ ظاہر ہوا کہ طلبا کو یہ علم ہے کہ قرآن مجید میں انسانی زندگی کی حقیقت، خیر شر، حلال و حرام غرض زندگی کے ہر پہلو کے متعلق رہنمائی موجود ہے۔اور اس سے متعلق مثالیں بھی پیش کی گئیں۔

متوسط جوابات : ایسے جوابات جن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ طلبا کو یہ علم ہے کہ قرآنِ مجید ہی وہ کتاب ہے جس میں انسانی زندگی کے ہر پہلو کے متعلق رہنمائی موجود ہے اور اس کے متعلق کچھ نکات بھی لکھے گئے۔

کمزور جوابات: سوال کا صحیح جواب دینے سے قاصر رہے۔

سوال نمبر 6(ب)۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کا شکر ادا کرنے سے انسانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں پر بہترین اور مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں، **تین** دلائل سے ثابت کیجیے۔

بہترین جوابات: شکر کے موضوع پر بہت اچھے جوابات سامنے آئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ طلبہ کو شکر کی اہمیت سے کافی حد تک واقفیت رکھتے ہیں۔ لہٰذا لکھا گیا کہ

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا ضروری ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ ترجمہ۔ ”اگر شکر کرو گے تو تمھیں اور زیادہ دیا جائے گا۔“ (سورہ ابراہیم آیت 7)

ان ہی لوگوں کو فراخی اور فراوانی دی گئی ہے جو شکر گزاری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو احسانات اور نعمتیں عطا کی ہیں ان کا زبان سے کھل کر اظہار کرنا۔ ان عنایات اور احسانات کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے زیادہ شکر کی مستحق ہے۔

شکر کرنے والے کو اللہ تعالیٰ بہت زیادہ دیتا ہے اور شکر کرنے والے سے اللہ تعالیٰ راضی اور خوش ہوتا ہے۔

قرآنِ کریم میں شکر کے متعلق بہت تاکید کی گئی ہے اور فراخی اور فراوانی ان ہی لوگوں کا مقدر قرار دی گئی ہے۔ جو لوگ شکر گزاری کا مظاہرہ کرتے ہیں ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (سورہ ابراہیم آیت 7) ترجمہ۔ ”اگر شکر کرو گے تو تمھیں اور زیادہ دیا جائے گا۔“

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی عملی شکر گزاری یہ ہے کہ ان نعمتوں کا صحیح استعمال کیا جائے اور ان سے دوسروں کو فائدہ پہنچایا جائے۔

شکر کرنے والے میں قناعت پیدا ہوتی ہے۔

متوسط جوابات: شکر کے معنی لکھے گئے مگر اس کی ضرورت کی بہت زیادہ وضاحت سے نہیں لکھی گئی اور جواب کافی مختصر لکھے گئے۔

کمزور جوابات: شکر کی تعریف لکھی مگر اس کی اہمیت کی وضاحت نہیں کی گئی۔ جس سے ظاہر ہوا کہ طلبا نے اس سوال کی تیاری نہیں کی تھی ۔